محمد احمد حافظ

اُسامہ کی تلاش

رمضان کے آخری عشرے میں خوست ائیرپورٹ پر ایک تباہ کن فدائی حملہ ہوا جس میں درجنوں امریکی ہلاک ہوگئے۔ تفصیل کے مطابق ایک نامعلوم مجاہد نے بارود سے بھری گاڑی ائیرپورٹ کے استقبالیہ سے ٹکرادی جس سے ائیرپورٹ کا مرکزی دروازہ، استقبالی کمرہ اور کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم کی عمارت جزوی طور پر تباہ اور ان تینوں جگہوں میں موجود امریکیوں کے پرخچے اڑ گئے۔ اس واقعے سے امریکیوں کو جو پریشانی ہوئی سو ہوئی ایک دوسرے واقعے نے افغانستان میں موجود امریکی فوجیوں میں سراسیمگی پھیلا دی ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ لوگر سے گردیز جانے والے پچاس امریکیوں کو مجاہدین نے گھات لگا کر اغوا کرلیا۔

تاحال ان فوجیوں کے متعلق کسی کو کچھ معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ اس طرح کے واقعات اب تسلسل کے ساتھ ہورہے ہیں اور امریکی فوجی جو شیخ اسامہ بن لادن کو گرفتار کرنے آئے تھے اب اپنی گرفتاری کے ڈر سے بھاگنے کے چکر میں ہیں پچھلے دنوں جب شیخ اسامہ بن لادن کی آڈیو کیسٹ منظر عام پر آئی تو امریکیوں میں اچھی خاصی کھلبلی مچ گئی تھی اور یہ آڈیو کیسٹ دنیا میں نشر ہوئی تو سی آئی اے کے بن لادن یونٹ نے بش کو خبر پہنچانے میں دیر نہیں کی۔ اسی دن رات کو آٹھ بجے قومی سلامتی کے امریکی مشیر کنڈولیزا رائس نے صدر بش کو بدحواس کردینے والی یہ خبر اس وقت سنائی جب وہ غسل کررہا تھا۔

ٹائم کے نمائندے بونا میلگری کا کہنا ہے کہ یہ کیسٹ کیوبا کے پنجروں میں قید بعض عرب مجاہدین کو بھی سنائی گئی جسے سننے کے بعد انہوں نے امریکی حکام کے سامنے کیسٹ کے اصل ہونے کی تصدیق کی۔ عرب مجاہدین بھی اپنے محبوب قائد کی آواز سن کر چند لمحوں کے لئے اپنی قید کی اذیت ناکیوں کو بھول گئے ہوں گے۔ بہرحال افغانستان میں ہونے والے واقعات اور اسامہ بن لادن کی طرف امریکیوں کے لئے تہدیدی پیغام امریکا کے منہ پر زناٹے دار طمانچہ ہے کہ وہ ابھی انہیں تلاش کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکا ہے۔ خود امریکی عوام بھی اس بات پر حیران ہیں کہ اسامہ بن لادن امریکیوں اور ان کے اتحادیوں پر حملوں کی تجدید نو کررہے ہیں حالانکہ امریکا نے افغانستان کی جنگ انہی کو تلاش کرنے اور پکڑنے کے لئے لڑی تھی۔ آج ایک سال سے زائد دن گزر جانے اور جدید ترین ٹیکنالوجی کا حامل ہونے کے باوجود امریکا انہیں کیوں نہیں پکڑ سکا ہے۔ اب امریکا میں صورت حال کچھ یوں ہے کہ وہ خواب آور گولیاں استعمال کرنے والا سب سے بڑا ملک بن گیا ہے اس لئے کہ امریکیوں کو ہر وقت دہشت گردوں کا دھڑکا لگا رہتا ہے۔ دل لگتی بات یہ ہے کہ یہ دھڑکا بھی خود امریکی حکومت نے لگایا ہے۔ اس لئے کہ امریکی میڈیا چوبیس گھنٹے دہشت گردی کی رٹ لگائے رکھتا ہے۔ ظاہر ہے

ایسی صورت حال میں تو اچھا بھلا انسان بھی پاگل ہو جاتا ہے، امریکی تو اس معاملے میں دنیا کی تمام قوموں سے سوا ہیں۔

ٹائم کی رپورٹ کے مطابق مجاہدین کے نیٹ ورک کو تباہ کرنے کا ذمہ اب اسی آئی اے کے سر لگا ہے۔ اس لئے کہ ایف بی آئی اپنے منصوبوں میں ناکام ہوگئی ہے۔ تقریباً گیارہ سو تجرباتی ماہرن اور ان کے عملے پر مشتمل ادارے نے ورجینیا میں کام شروع کیا ہے جہاں بن لادن اسٹیشن میں 150 افسران نے صرف اسامہ بن لادن پر اپنی تمام تر توجہ مرکوز کر رکھی ہے۔ یہاں ایک ریڈ سیل بھی قائم کیا گیا ہے جو ایک درجن تجزیاتی ماہرین پر مشتمل ہے، یہ سیل بن لادن کے انداز میں سوچنے میں مصروف رہتا ہے۔ اور ان کے طریقوں پر غور وخوض کرتا رہتا ہے جن کے ذریعے اسامہ بن لادن حملہ کر سکتے ہیں۔ (جب عقل مات کھا جائے تو دشمن ایسی بے ہودہ حرکتیں کیا کرتا ہے۔ کیا شیخ اسامہ بن لادن یا حضرت امیر المؤمنین یا ان کے جید رفقآ کا اور مجاہدین کا امریکا کے ہاتھ نہ آنا اللہ رب العزت کی قدرت کا واضح اظہار نہیں؟ بصیرت والے مانتے ہیں کور بصر حقیقت سے نظریں چراتے ہیں) ٹائم نے لکھا ہے کہ نظری طور پر اسامہ بن لادن کو پکڑنے کے چار طریقے ہیں۔

(1) پریڈیٹر ڈرون کے ذریعے ان کا سراغ لگایا جائے اور پھر پری سیشن گائیڈ ہتھیار کا نشانہ بنا دیا جائے۔ یہ تیز رفتار، سستا اور سہل طریقہ ہے (گزشتہ مہینے اس کا ایک مظاہرہ یمن میں کیا گیا جہاں مجاہدین کی ایک گاڑی کو اسی ہتھیار کا نشانہ بنا کر تباہ کر دیا گیا) مگر اس کے لئے بھی پہلے یقین دہانی حاصل کرنا ضروری ہے کہ واقعی اسامہ موجود ہیں؟

(2) الیکٹرانک آلات کے ذریعے ان کا سراغ لگایا جائے اور ان کی موجودگی کا مقام معلوم کر کے اور آوازوں کے ذریعے یقین کرنے کے بعد اس جگہ کو بم کا نشانہ بنا دیا جائے۔ لیکن اس میں بھی مشکل یہ ہے کہ اسامہ سیلولر یا سیٹلائٹ استعمال نہیں کرتے۔

(3) مقامی افراد کو رشوت دے کر ان کا پتہ چلایا جائے اور انتہائی مہارت کے ساتھ شب خون مار کر ان کے محافظوں کو ٹھکانے لگایا جائے یا گرفتار کر لیا جائے۔ مگر اس میں قباحت یہ ہے کہ قبائلی افراد میں انہیں ہیرو کا درجہ حاصل ہے اور ایسے رشوت خور ایجنٹ انہیں برائے نام ہی حاصل ہیں۔

(4) کسی اور گروہ کو ترغیب دی جائے کہ وہ شیخ اسامہ کو گرفتار کرے لیکن یہ بات کسی اور کے لئے ناممکن ہے کہ وہ ان کے جاں نثاروں کی موجودگی میں ان کے چھوٹے سے حلقے میں داخل ہو سکے۔ مغربی پاکستان کے قبائلی علاقے کا طویل ناہموار اور دشوار گزار پہاڑی سلسلہ اسامہ کے چھپنے کے لئے بہترین مقام ہے۔ یہ امریکی کھوجیوں کے لئے اسامہ تک پہنچنے کی راہ میں ناقابل عبور رکاوٹ اور اسامہ کے لئے بہترین دفاعی حصار ہے۔

بتایئے! صحافت میں گھسے ہوئے امریکی جاسوسوں نے خود ہی اندازے قائم کر کے خود ہی ان کو ناممکن بھی قرار دے دیا۔ اب اور کون سا طریقہ ہے کہ وہ اسامہ کو پکڑ سکیں۔ سال بھر میں انہوں نے امریکا کا چپہ چپہ چھان مارا۔ کوئی غار کوئی کھنڈر، کوئی چٹان اور پتھر نہیں چھوڑا آڑے ترچھے، وسیع وعمیق راستوں کو بھی دیکھ لیا مگر وہ ایک شخص نہیں مل سکا تو اب وہ کس

امید پر افغانستان میں بیٹھا ہے؟ شاید امریکا کو اب جھنجھلاہٹ ہونے لگی ہے اور اسی جھنجھلاہٹ کا نتیجہ ہے کہ وہ بار بار پاکستان کے قبائلی علاقے کو نشان زد کر رہا ہے کہ اب القاعدہ یہاں چھپی بیٹھی ہے۔ امریکا کے خفیہ ماہرین کا خیال ہے کہ اسامہ، القاعدہ اور طالبان پاکستان کے دشوار گذار سرحدی علاقے میں آباد قبائل کے درمیان محفوظ و مامون ہیں جہاں عملاً ان قبائل کی حکومت ہے۔ امریکی سراغرسانوں کو یقین ہے کہ اسامہ بن لادن یہیں کہیں کسی مقامی بستی میں موجود ہیں جس کے باشندے غیر معمولی انداز میں ان کی حفاظت کر رہے ہیں۔ ان لوگوں پر امریکی حکومت کی جانب سے اسامہ کی اطلاع دینے پر دو کروڑ ستر لاکھ ڈالر کے انعام کا اعلان بھی بے اثر ثابت ہوا ہے۔ بہر حال جو بھی ہو، ہر آنے والا نیا دن امریکا کے لئے شکست و ہزیمت کا پیغام لے کر نمودار ہوتا ہے۔ گزشتہ جمعہ کے روز خوست میں مجاہدین نے ایک بڑے ہوٹل کو بموں سے اڑا دیا۔ بتایا گیا کہ یہاں بڑی تعداد میں غیر ملکی جن میں امریکی، برطانوی اور فرانسیسی وغیرہ شامل ہیں۔ صحافیوں اور این جی اوز کے کارندوں کے روپ میں ٹھہرتے تھے۔ حالات بتاتے ہیں کہ افغانستان میں امریکیوں کے خلاف کارروائیاں جاری ہیں یہ معلوم نہیں کہ امریکا کب تک فدائی حملے برداشت کر سکے گا۔

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان فون: 0641-462501

عمر فاروق ہارڈ ویئر اینڈ مل سٹور

عمارتی و صنعتی سامان، ہارڈ ویئر، پینٹس، ٹولز، بلڈنگ میٹریل

گورنمنٹ سے منظور شدہ کنڈے، باٹ و پیمانہ جات

صدر بازار، ڈیرہ غازی خان فون: 0641-462483

مولانا مجاہد الحسینی

نام ور محقق، منفرد سیرت نگار......ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم

اللہ تعالیٰ نے جن شخصیات کو عبقری صلاحیتوں اور منفرد محاسن واوصاف حمیدہ سے خوب نوازا اور سرفراز کیا ہے، ان میں ڈاکٹر حمید اللہ کی شخصیت عظیم الشان اور ممتاز نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ کے زریں کارناموں اور سارے عالم اسلام میں ان کی شاہکار تحقیق میں حضور خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے مکتوب گرامی ہیں جو آپ ﷺ نے دنیا کے مختلف حکمرانوں اور قبائلی سرداروں کے نام ارسال کئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے کمال دانشمندی، حکمت بالغہ اور مستشرقین سے حاصل کر کے شایان شان صورت میں جمع کئے اور ان کی اشاعت کے اہتمام کی سعادت پائی۔

ڈاکٹر حمید اللہ قیام پاکستان کے بعد چند مرتبہ پاکستان تشریف لاکر اپنے گراں قدر علمی وتحقیقی فیوض سے تشنگان علوم کو سیراب کر چکے ہیں مگر صد افسوس کہ یہاں کے قدر ناشناس حلقوں کی بے رخی اور جوہر قابل سے بے اعتنائی کے باعث ڈاکٹر حمید اللہ پیرس میں قیام پذیر ہونے پر مجبور ہو گئے۔ وہاں انہوں نے اسلامی مرکز قائم کر کے عصر حاضر کے جدید تقاضوں کے مطابق اسلام کے مختلف موضوعات خصوصاً سیرت طیبہ کے موضوع سے متعلق ایسی معرکہ آراء تحقیقی کتب مرتب اور شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے جو سارے عالم اسلام میں بے حد مقبول اور لائق صد افتخار علمی سرمایہ ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ چند ماہ سے سخت علیل تھے۔ مرض کی شدت کا احساس کر کے انہیں بغرض علاج امریکہ لے جایا گیا جہاں فلوریڈا کے ہسپتال میں قریباً اٹھانوے برس کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

ڈاکٹر حمید اللہ ۱۶ رمحرم ۱۳۲۶ھ (۱۹۰۵ء) کو حیدر آباد دکن کے کوچہ حبیب علی شاہ کٹل منڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ جنوبی ہند کے مشہور خاندان نوائط سے تعلق رکھتے تھے' جو اپنی دینی، علمی اور تحقیقی سرگرمیوں کی وجہ سے مشہور اور قدر ومنزلت سے سرفراز ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ اپنے آباؤ اجداد کے مسلک کے مطابق امام شافعی رحمہ اللہ کے پیروکار تھے۔ ڈاکٹر حمید اللہ کے دادا ماجد حضرت مولانا قاضی صبغت اللہ بھی اپنے اسلاف کی طرح جید عالم دین اور نام ور محقق تھے جو برصغیر کے جنوبی ہند کے علاقے میں اردو (ہندوی) کے پہلے نثر نگار تسلیم کئے جاتے تھے۔ آپ کی تصانیف میں سے سیرت النبی ﷺ کی مشہور کتاب ''فوائد بدریہ'' خصوصاً قابل ذکر ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ کے والد ابو محمد خلیل اللہ بھی کئی کتابوں کے مصنف اور حیدر آباد دکن کے مددگار معتمد مال (جوائنٹ سیکرٹری خزانہ) تھے۔

ڈاکٹر حمید اللہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی، پھر مدرسہ دار العلوم اور جامعہ نظامیہ میں انگریزی کا امتحان دے کر جامعہ عثمانیہ میں داخل ہوئے' وہاں سے ایم اے، ایل ایل بی اور پی ایچ ڈی کی ڈگری پا کر جامعہ عثمانیہ میں لیکچرار مقرر ہوئے۔ بعد میں فرانس کے Centrenational Deal Recherche Seitifique میں کام کرتے ہوئے کئی ممالک کی یونیورسٹیوں میں لیکچر دے کر اپنی علمی وتحقیقی ندرت اور تفوق کا گہرا اثر چھوڑا۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے دوسو سے زائد علمی وتحقیقی